رسائل
۳،۷۹



جلد ۱۳ نمبر ۱ | جامعہ ملیہ اسلامیہ کا پندرہ روزہ تعلیمی رسالہ | ۲۱ اکتوبر سنہ ۴۳۲

فہرست مضامین

ایڈیٹر:— سعید انصاری

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۹۶۱ — چندہ سالانہ ۲ روپیہ ۸ آنہ

عزم بالجزم جب گھڑی گھڑی ناکام ہونے کے بعد ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔ اور امید ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ تو انسان کو اپنے پکے ارادے سے بہت مدد ملتی ہے اور اسی کی وجہ سے وہ کامیابی حاصل کرلیتا ہے اس کتاب میں اسی بات پر ایک بہت دلچسپ قصہ درج ہے قیمت ۳ر

خودکشی کی انجمن ایک پراسرار انجمن کی سنسنی پیدا کرنے والی کہانی۔ جسے ایک جرائم پیشہ شخص نے اس غرض سے کھول رکھا تھا۔ کہ دنیا کے مایوس اور کم ہمت لوگوں سے روپیہ وصول کرکے ان کے لئے خودکشی کے مواقع بہم پہنچادیا کرے۔ بوہیمیا کا شہزادہ اس کا ممبر بن گیا اور موت سے بال بال بچ کر اس نے اس ناپاک محفل کا خاتمہ کردیا قیمت عہ

راجہ کا ہیرا ایک ہیرا جو مشرق سے مغرب میں پہونچا وہاں جس کسی کے ہاتھ میں جاتا۔ اس پر مصائب کا طوفان لے آتا تھا۔ کئی حریص اس ہیرے کی تاک میں تھے اور اسے عجیب وغریب ترکیبوں سے اڑا لیتے تھے مگر وہ کسی کے پاس زیادہ دیر نہ رہنے پاتا تھا۔ آخر مختلف لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتا ہوا وہ بوہیمیا کے شہزادے فلوریزل کے ہاتھ لگا اور اس نے ہمیشہ کے لئے اس کا قصہ ختم کردیا۔ بے حد عجیب وغریب اور پراسرار واقعات کہیں کہیں مذاق کے چھینٹے اور بے حد دلفریب انداز بیان قیمت عہ

قصر ساحل خوفناک جنگلوں کی تاریکی میں ایک قصر تھا۔ جو مدت سے ویران پڑا تھا۔ ایک رات اس کے دریچوں میں روشنیاں حرکت کرتی ہوئی نظر آئیں اور اس ویرانے میں سنسنی پیدا کرنے والے واقعات کا ایک حیرت انگیز سلسلہ شروع ہوگیا حسن وعشق۔ نفرت وانتقام کے جذبات کیسی کیسی مہیب صورتیں اختیار کرلیتے ہیں اگر یہ دیکھنا ہو تو اس ویران قصر کی پراسرار داستان ایک بلند مرتبہ انشا پرداز کی تحریر میں دیکھئے قیمت عہ

شہر شہریت یہ بڑی عجیب وغریب کتاب بالکل یورپ کے اصول کے مطابق بچوں کے دماغ میں بٹھایا گیا ہے کہ شہر کیا ہے اور شہری کون لوگ ہیں انھیں کس طرح ایک شریف شہری بننا چاہیئے مگر یہ سب کچھ ایسے آسان اور چھوٹے چھوٹے فقروں میں دلچسپ طریقہ سے بتایا ہے کہ ایک عمدہ کہانی معلوم ہوتی ہے اور خود بخود ذہن نشین ہوجاتی ہے اس کا پڑھنا آج کل اس قدر ضروری ہے کہ اس سے زیادہ بہتر اور کوئی کتاب نہیں ہوسکتی۔ مصنفہ حکیم احمد شجاع بی اے۔ قیمت ۵ر

زرداد بابر بادشاہ کا بچپن کا دوست زرداد عجیب باوفا تھا چھوٹی سی عمر میں ایسی ایسی جان نثاریاں کیں کہ بابر اس کا عاشق بن گیا۔ کتاب کیا ہے ایک دفتر ہے وفاداری اور انسانیت کا۔ پھر کہانی کی کہانی۔ بڑی دلچسپ اور مزیدار کتاب ہے۔ بچوں کے لئے اس سے بہتر اور آسان کتاب ملنی دشوار ہے۔ مصنفہ حکیم احمد شجاع بی اے قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی

[illegible]

عجائب خانۂ سمندر

عجائب خانہ کی عمارت

۱۔ سمندر کا پیام :- سمندر کے عجائبات پر کچھ لکھنے سے پہلے اس عجائب خانہ کی عمارت کا حال تھوڑا بہت تمھارے آگے بیان کیا جاتا ہے۔ یہ عمارت خود ایسی اعجوبہ ہے کہ انسان آج تک نہ ایسی عمارت بنا سکا ہے، نہ آیندہ بنا سکے گا۔ تم نے کبھی اس کی سطح کو دیکھا ہے، اس کی موجیں کس طرح آہستہ آہستہ کنارے کی طرف بڑھتی ہیں۔ کبھی تو آفتاب کی شعاعیں ان پر چمک چمک کر بہتے ہوئے سونے کی بہار دکھاتی ہیں اور کبھی چاند کی ٹھنڈی ٹھنڈی کرنیں ان کی سطح پر پہنچ کر ایک سماں پیدا کرتی ہیں۔ ایسا نظر آتا ہے کہ گویا چاند بھی نہانے کے لئے سمندر میں اتر آیا ہے۔ ایک موج کے پیچھے دوسری موج ایسی دوڑتی معلوم ہوتی ہے جیسے تم لوگ شرطیں باندھ کر دوڑتے ہو۔ سچ کہنا تمھاری چہل، تمھاری شرارت، تمھاری خوش مزاجی، اور تمھاری بے فکری کا رنگ ان میں بھی پایا جاتا ہے، یا نہیں۔ تمھارے کھیلوں کے قہقہے ان موجوں کی آوازوں سے کتنے مشابہ ہوتے ہیں، کیا تم نے کبھی موجوں کی آواز نہیں سنی ؟ لو سن لو، جب وہ کنارے سے ٹکرا کر پرندے کے پھیلنے والے پروں کی طرح ریت پر پھیل جاتی ہیں۔ اور پھر سمٹ کر سمندر کی طرف لوٹنا چاہتی ہیں تو اس چڑھاؤ اتار میں ایک آواز پیدا ہوتی ہے : غور سے سنو۔ کہ سمندر کی موجیں کیا کہہ رہی ہیں۔ وہ عجیب عجیب راز اور اپنے عجائبات کی کیفیات تمھارے آگے بیان کر رہی ہیں۔ مگر تم سنتے نہیں۔ تم ریت میں گھروندے بنا رہے ہو۔ چھوٹے چھوٹے تالاب تیار کر رہے ہو۔ ان میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں، گھونگے وغیرہ لا کر جمع کر رہے ہو۔ اور یہ بھول جاتے ہو کہ ایک آدھ موج اس ننھے سے تالاب کو مٹا دے گی۔ تمھارے قہقہے فضا میں پھیل رہے ہیں اور سمندر کی آواز پر کوئی توجہ نہیں کرتا۔ موجیں سطح سے اٹھتی اور اٹھ کر تمھارے قدموں پر لوٹ جاتی ہیں۔ کبھی تم ہنس کر اپنے پیر کھینچ لیتے ہو۔ اور کبھی پانی کے چھینٹوں سے بچنے کے لئے کنارے کی طرف بھاگتے ہو۔ ٹھیرو۔ اور سنو۔ یہ موجیں تمھارے لئے ایک پیام لائی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ "اے انسان ! اے خدا کی عظیم الشان مخلوق ! اے میرے سینے پر جہازوں کے چلانے والے ! آ، میرے عجائبات کی سیر کر اور میرے سربستہ رازوں کو کھول دے۔ آ، اور اس انتظام سے آ کہ ہمارے تہ خانوں تک پہنچ سکے۔ وہاں تجھے . . . عجیب الخلقت حیوان نظر آئیں گے۔ ان سے ڈرنا نہیں گو جسم میں وہ تجھ سے سینکڑوں گنے بڑے ہوں گے مگر تیرا اور ان کا کیا مقابلہ۔ تو اُن پر کیا، ساری دنیا پر حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ ان کا گوشت، ان کا پوست، اور ان کی چربی تک تیرے لئے وقف ہے۔ تو ان کے خون کی سیاہی بنائے گا، ان کی چربی

[illegible]

[illegible] (MOUNT EVEREST) [illegible]

بسنے والے جانوروں سے بھی آنکھیں چھین لی گئیں۔ اگر تم ان گہرائیوں میں کسی طرح پہونچ جاؤ تو دیکھوگے کہ یہاں کے جانوروں میں سے بعض کے سروں میں آنکھ کا مٹا مٹا سا نشان باقی رہ گیا ہے۔ لیکن دوسرے جانوروں کے وہ بھی ندارد ہے۔ اور آنکھ کا نام ونشان بھی نہیں۔ اس گہرائی سے ذرا اونچے حصوں میں جو جانور آباد ہیں قدرت نے ان کے لئے روشنی کا یہ انتظام کیا ہے کہ ان کے جسم میں خود بخود روشن ہونے اور بجھ جانے والے چراغ مہیا کردیئے ہیں۔ ان جانوروں کا ذکر بھی جاندار عجائبات کے سلسلے میں آگے آئیگا۔

سمندر کی ان بڑی بڑی گہرائیوں میں پانی کے وزن کی یہ حالت ہے کہ سمندر کی سطح کے قریب پانی میں رہنے والے جانور اگر یہاں پہنچا دیئے جائیں تو وہ اس وزن کی تاب نہ لاسکیں۔ اور ہلاک ہوجائیں۔ ان گہرائیوں کے راز اور یہاں کے عجائبات کا صحیح صحیح حال انسانوں کو اب تک معلوم نہیں ہو سکا۔ کبھی کبھی یہاں کی ایک آدھ چیز سمندر کی سطح تک آجاتی ہے اور انسان کے ہاتھ لگ جاتی ہے۔ اس کے دیکھنے سے وہاں کے حالات کا وہ کچھ کچھ اندازہ کرلیتا ہے۔

ایثار

صادق ایک مدت کے بعد دہلی سے اپنے وطن سیالکوٹ آیا۔ تو بے کاری کی مصیبت میں گرفتار تھا۔ نوکری سے برطرف ہوگیا تھا۔ مگر کچھ اثاثہ اس کے پاس تھا۔ تھوڑی مدت تک آرام سے بسر کرسکتا تھا۔ سیالکوٹ میں اس کے عزیز واقارب اور دوست وآشنا موجود تھے۔ وہ ہرطرح اس کی ہمدردی کے لئے آمادہ تھے۔ اور اس کا وقت کافی دلچسپی اور تفریح میں گذر سکتا تھا۔ لیکن اس کی بلند ہمتی نے ہرگز گوارا نہ کیا کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھ رہے۔ اور جو کچھ اس کے پاس موجود تھا اسے ختم کرنے کے بعد دشمنوں کے ٹکڑوں پر پڑا رہے۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا وقت فضول ضائع نہ ہو اور کسی دھندے سے لگ جائے۔ اس نے سیالکوٹ پہنچتے ہی نوکری تلاش کی۔ دوست واحباب سے ملا۔ مگر اس زمانہ میں نوکری کہاں۔ اس کی کوشش کا نتیجہ سوائے مایوسی ونامرادی کے کچھ نہ تھا۔ وہ بے چارہ اعلیٰ تعلیم یافتہ کیا معمولی لکھ پڑھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور آج کل تو لکھے پڑھے بھی مارے مارے پھرتے ہیں۔ غریبی کی وجہ سے بے چارے کو پڑھنے لکھنے کا موقع بھی نہیں ملا اور بچپن سے وہ محنت مزدوری کرنے کا عادی ہوگیا تھا۔ لڑکا ہی تھا کہ سیالکوٹ کے کسی کارخانے میں کسی کام پر نوکر ہوگیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ایک

رئیس کی خدمتگاری مل گئی۔ وہاں سے دہلی چلاگیا کہ شاید کوئی کام ہی سیکھ لے۔ یہاں کئی سال تک رہا۔ کئی کارخانوں میں مختلف دستکاریاں سیکھیں۔ اب کچھ مدت سے ایک کارخانہ میں اچھی خاصی مزدوری بھی ملنے لگی تھی۔ کام بھی سمجھ میں آتا جاتا تھا۔ مگر اس کے عزیزوں نے رائے دی کہ سیالکوٹ آجائے ناتجربہ کار تھا' ادھر کم عمری میں وطن سے نکلا تھا۔ وطن کی یاد بھی دل میں چٹکیاں لینے لگی۔ آخر کاروبار چھوڑ سیدھا سیالکوٹ پہنچا۔ وہاں ملازمت میں کامیابی نہ ہوئی۔ عزیزوں کا خیال صرف یہ تھا کہ وہ یہ ذلیل کام چھوڑ دے تاکہ ان کی عزت میں فرق نہ آنے پائے وہ سب فوج میں ملازم تھے۔ مگر وہاں صادق کیلئے فی الحال کوئی جگہ نہ تھی۔ ہر طرح سے ملازمت کی تلاش کی۔ مگر بے کاری کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔

وہ اسی تگ و دو میں پھر رہا تھا کہ رستے میں اس کا ایک دوست ملا۔ جو بڑے زمانے سے اس کا ملاقاتی تھا۔ اس کا نام "شریف" تھا۔ اور ایک رئیس کا موٹر چلانے پر نوکر تھا۔ اِدھر اُدھر کی بات چیت ہوتی رہی۔ پھر شریف نے اس کے حالات پوچھے۔ صادق نے اپنی مصیبت کی ساری داستان اسے سنائی۔ شریف نے دریافت کیا کہ وہ کس قسم کی نوکری کرنا چاہتا ہے۔ صادق بے کاری سے اکتا کر یہاں تک آمادہ تھا کہ کہیں کسی رئیس کی خدمتگاری ہی مل جائے تو وہ بھی غنیمت ہے۔ چنانچہ اس نے اپنا خیال شریف سے ظاہر کر دیا۔ شریف جس رئیس کے پاس ملازم تھا وہ نہایت شریف اور پڑھے لکھے (تعلیم یافتہ) تھے۔ شریف کی محنت اور جفاکشی نے ان کے دل میں گھر کر لیا تھا اور وہ شریف پر بہت اعتبار کرتے تھے۔ اور اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آقا کے مزاج میں اس کو بہت دخل تھا۔ اس نے صادق کا یہ ارادہ دیکھ کر فیصلہ کر لیا کہ اسے آقا کے ہاں ملازم کرا دے گا۔ چنانچہ اس نے صادق سے کہا "بھائی صادق میں تم کو ملازم کرا سکتا ہوں۔ اگر منظور کرو تو کوشش کروں؟" صادق تو اس فکر میں پریشان پھر ہی رہا تھا۔ فوراً بول اٹھا "جس طرح ہو سکے کہیں انتظام کرو۔ عمر بھر احسان نہ بھولوں گا" شریف نے کہا "اچھا میں آج فکر کروں گا۔ بات یہ ہے کہ ہمارے آقا کے پاس ایک ملازم ہے جو بہت بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہے۔ کام کاج کے قابل نہیں رہا۔ میں آج ان سے کہوں گا۔ کہ اس کو علیحدہ کر دیں اور تمھیں رکھ لیں۔ اس میں ان کا بھی فائدہ ہے۔ تندرست اور نوجوان ملازم ملے گا۔ اور تمھارا ابھی انتظام ہو جائیگا" صادق نے اس کا پیشگی شکریہ ادا کیا اور بہت کچھ منت سماجت کی اور کہا۔ کہ کوشش کرکے اس کو ملازمت دلوا دے۔

اس گفتگو کے بعد دونوں رخصت ہوگئے۔ شریف سیدھا اپنے آقا کے پاس پہنچا۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ موٹر منگائی ہے۔ کہیں جانے والے ہیں۔ شریف نے سوچا' موقع اچھا ملا ہے۔ راستہ میں آج ہی صادق کی ملازمت کا معاملہ طے ہو جائے گا۔ اسے یقین تھا کہ اس کے آقا ہرگز اس کی رائے کے خلاف نہ کریں گے۔

باتیں کچھ اس قسم کی تھیں کہ وہ ان کے سننے پر مجبور ہوگیا خاموشی سے ساتھ مکان کے ٹوٹے ہوئے دروازے سے لگ کر کھڑا ہوگیا۔ اور کان لگاکر سننے لگا +

ایک شخص کہہ رہا تھا " اپنی قسمت کو روئیں اور صبر کریں۔ اس کے سوا چارہ کیا ہے " عورت کی آواز آئی " اب کیا ہوگا۔ رونے سے پیٹ نہیں بھر سکتا۔ ہم صبر کرلیں۔ پر ان ننھے ننھے معصوموں کو کس طرح سمجھائیں گے۔ یہ بڑھاپا اور یہ بدنصیبی۔ ایک سہارا تھا کہ بچوں کو روکھی سوکھی مل جاتی تھی' اب وہ بھی ختم ہوا اللہ جانے اب ہمارا کیا ہوگا۔"

" کچھ نہیں ہوگا۔ صبر کرو۔ آج کل کے رئیسوں کا یہی حال ہے۔ عمر بھر ملازمت کی۔ جب تک ہم ان کی خدمت کے لائق اور تندرست و توانا رہے توان کے پاس رہے۔ اب بڑھاپا آیا تو نکال باہر کیا۔ عمران کے لئے گذاری اور ضعیفی میں فاقوں مریں۔ انھیں کیا غرض۔ یہ اپنی رئیسی میں مست ہیں "

عورت کی آواز " آخر یہ نہیں معلوم کہ تم کو ایکدم موقوف کیوں کیا گیا " مرد بولا " معلوم کیوں نہیں۔ مگر اس سے نتیجہ ؟ " عورت نے دوبارہ کہا " کیوں نہیں۔ کہو توکچھ ؟ " مرد بولا " بات یہ ہے کہ میں بڈھا اور ناکارہ ہوگیا ہوں۔ اب ایک نوجوان آدمی رکھ لیا گیا ہے۔ جو محنت سے ان کی خدمت کرے گا۔ موٹر ڈرائیور شریف نے اپنے کسی دوست کو نوکر کرایا ہے " عورت بولی " اچھا یہ بات ہے تو شریف بھی ٹھہر جائے۔ آج میں اسے اس کا مزا چکھاؤں گی۔ میں خود آقا کے پاس جاؤں گی اور شریف کی دغابازی کا حال سناؤں گی۔ کہ خود تو حیلہ بہانہ کرکے رات دن ادھر سے ادھر آقا کا مال چراتا رہتا ہے اور اب ہمارے لئے یہ کہ جما بڈھا ہوگیا ہے' کام نہیں کرسکتا دیکھوں تو میں۔ اس کا کون دوست ہے اور کیسے نوکر کراتا ہے " مرد نے کہا " خبردار' ایسا نہ کرنا یہ بڑا گناہ ہے۔ کسی کی برائی ہرگز نہ چاہئے۔ خدا ہی ہمارا مددگار ہے۔ کوئی ضرورت مند ہے' اچھا ہو اس کا ہی بھلا ہوجائے " عورت نے جواب دیا " ہم تو فاقوں مریں اور اس کا بھلا ہوجائے " مرد بولا " ہاں۔ روزی انسان کے بس میں نہیں۔ خدا مالک ہے۔ کسی دوسرے کا برا چاہنا بری بات ہے۔ خدا بھی اس سے ناخوش ہوتا ہے "

صادق نے اب سب کچھ سن لیا اور اس کی سمجھ میں مفصل حالت آگئی۔ اس نے دل ہی دل میں اپنے آپ کو نفرت کی کہ اس نے ایک بوڑھے کو اور ایسے شخص کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جو اس قدر ایثار پر آمادہ ہے۔ مگر ناواقفیت میں ایسا ہوا۔ اس نے اسی وقت ارادہ کرلیا کہ یہ ناممکن ہے۔ کہ یہ شخص میری وجہ سے برخاست ہو۔ یہی ملازم رہے گا۔ میرا کچھ ہی حال ہو۔ میں اب ملازمت پر نہیں جا سکتا۔ یہ تہیہ کرکے سیدھا شریف کے پاس پہنچا اور اس کو اس ارادہ سے مطلع کیا اور کہدیا کہ " اب وہ اس ملازمت کو قبول نہیں کرسکتا۔ شریف نے نہایت سختی سے کہا کہ آقا کے سامنے میری سبکی ہوگی۔ . . . . . . "

مگر صادق بغیر کسی جواب کے ایک طرف روانہ ہوگیا۔ اس وقت اسے سچی خوشی محسوس ہورہی تھی کہ اس کی وجہ سے ایک غریب مصیبت میں پھنسنے سے بچ گیا +

اَللہ ایک ہی

استاد:۔ "تم کو سورۂ اخلاص یاد ہے؟"

شاگرد:۔ "جی ہاں یاد ہے۔"

استاد:۔ "پڑھو۔"

شاگرد:۔ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

استاد:۔ آؤ تم کو اس کے معنی بتائیں۔ سنو! (اَحَد) کے معنی "ایک"، (الصمد) وہ ہے جس سے ہم اپنی تمام حاجتیں مانگتے ہیں۔ اور (کُفُوًا) کے معنی "مثل" ہیں۔ اچھا اب بتاؤ اَللّٰہُ اَحَدٌ کے کیا معنی ہیں؟

شاگرد:۔ اس کے معنے ہیں "اللہ ایک ہے"

استاد:۔ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" کے کیا معنی ہیں؟

شاگرد:۔ اللہ وہ ہے جس سے ہم اپنی تمام حاجتیں مانگتے ہیں۔"

استاد: لَمْ یَلِدْ کے کیا معنی ہیں؟

شاگرد:۔ اس کے معنی ہیں کہ اس کے کوئی بیٹا اور بیٹی نہیں۔"

استاد: "لَمْ یُوْلَدْ کے کیا معنی ہیں؟

شاگرد:۔ اس کے معنی ہیں کہ اس کے کوئی باپ اور ماں نہیں۔"

استاد: "وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ" کے کیا معنی ہیں؟

شاگرد:۔ اس کے معنی ہیں کہ اللہ کے مثل کوئی اور نہیں۔"

استاد: اس سبق سے کیا بات تمھاری سمجھ میں آئی"

شاگرد: میری سمجھ میں یہ آیا کہ" اللہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ اسی سے ہم اپنا کھانا پینا اور اپنی تمام ضرورتوں کو مانگتے ہیں نہ اس کے کوئی بیٹا اور بیٹی ہے۔ نہ اس کے کوئی باپ اور ماں، اور نہ کوئی اس کے مثل موجود ہے +

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کھڑی ہو۔ ادھر کھٹمل نے حرکت کی اُدھر دونوں اُس پر جھپٹیں اور چشم زدن میں کچومر نکال پھینکدیا ٭

کتنی بڑی بہادری کا کام تھا۔ اس خوشی میں میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو غسل کرایا۔ اور ان کے جسم پر عطر لگاکر انگلیوں کا منہ چوما اور رخصت کر دیا۔ جاتے جاتے میں نے ان کو اس بہادری پر بہت مبارکباد دی، ان کی پیٹھ ٹھونکی، بہت تعریف کی اور یہ بات پوچھی :۔

"بھئی میرے بہادرو، ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس وقت جب میں جاگ رہا تھا۔ اچکن پہنے کھڑا تھا اور میری بہن سلیمان چیخ چیخ کر پکار رہی تھی کہ پیٹھ پر کھٹمل ہے۔ کھٹمل ہے۔ میں نے تم کو اسے پکڑنے کو روانہ کیا مگر تم اندھوں کی طرح ناکام لوٹ آئے۔ مگر اس وقت تم بلا کہے ہوئے وہاں پہونچ گئے اور کامیاب واپس آئے۔

تم میرے نمک خوار ہو، یہ کیا کہ جب دل چاہتا ہے کام کرتے ہو اور جب دل چاہتا ہے نہیں کرتے۔ . . . جاؤ اب آئندہ احتیاط رکھنا!

"جناب، آپ ہیں کس خیال میں"۔ ہاتھوں نے اینٹھ کر جواب دیا "کیسے نوکر اور کیسے مالک" آپ ہمیں ڈانٹنے والے ہوتے کون ہیں۔ ہم آپ کو جانتے بھی نہیں کہ آپ ہیں کس کھیت کی مولی! جو حکم ہمارے ولی نعمت عالیجاہ بادشاہ جسم حضرت "دماغ" خلد اللہ ملکہٗ ہم کو دیں گے ہم بسر و چشم بجالائینگے۔ اعتراض کر دینا جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی۔ اب جب آپ نے اس بات کو چھیڑا ہے تو ہم اس کی وجہ بھی بتائے دیتے ہیں۔ آپ کی حالت سے ہمارے بادشاہ بے خبر تھے۔ کیونکہ دشمن ان کی حکومت کی حد سے باہر تھا۔ دشمن کا پتہ اسی جگہ لگتا ہے جہاں کچھ سراغ رسانی کے اوزار اور ہتھیار ہوں۔ ہم جب کسی مہم پر جاتے ہیں تو ہم کو صدر دفتر سے دشمن کی نقل و حرکت کی برابر خبر ملتی رہتی ہے۔ آپ کی اچکن پر ہماری حکومت نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں ہتھیار کام نہیں کر سکتے"

اتنا کہکر ہاتھ خاموش ہو گئے اور اپنی جگہ واپس چلے گئے ٭

میری اس گفتگو کی خبر نہ معلوم کس نے تار کے ذریعہ بادشاہ کے حضور میں پہونچا دی۔ وہاں سے خطاب ہوا کہ "تم ہمارے نوکروں سے مت لڑو سپاہی کو ڈیوٹی[1] کے وقت ستانا ہر حکومت کے قانون میں جرم ہے" ٭

میں بہت شرمندہ ہوا۔ مگر میں نے عرض کیا کہ

[1] ڈیوٹی کے وقت یعنی جس وقت وہ بادشاہ یا حکومت کے حکم سے کوئی کام کر رہا ہو ٭

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] NERWESI [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لنگڑا ماموں

ایک مکار نے ماموں بن کر ایک شریف عورت کو کس طرح لوٹنا چاہا اور کس کس طرح فریب دیئے۔ اور آخر شکست کھا کر رسوا ہوا۔ بڑے مزیدار اور سبق آموز واقعہ ہے۔ زبان بالکل سادہ۔ بچے خود بخود پڑھتے چلے جاتے ہیں۔ قیمت ۳/

نصیحت کا کرن پھول

مرزا شریف ایرانی سوداگر نے ہندوستان میں شادی کی۔ ان کی بیٹی حمیدہ بیگم کی تعلیم و تربیت ایسی خوبصورتی سے ہوئی ہمیشہ یادگار رہے گی۔ پھر مرزا شریف کا سفر ملک چین کے حالات۔ غرضکہ معلومات کا دلچسپ دفتر ہے۔ زبان ٹکسالی، آسان حضرت شمس العلماء مولینا محمد حسین آزادؒ کی جادو بیانی، عجیب و غریب علمی افسانہ ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)۔

پر پرواز

ایک دفعہ ایک خوبصورت بانکے ترچھے کبوتر سے ایک مور کا مقابلہ ہوگیا وار جیلنگ سے اڑے اور شملہ تک آئے۔ کبوتر کا غرور اور کاہلی نے اس کو برباد کر دیا۔ باہمت مور لگاتار اڑنے اور دل مضبوط رکھنے سے جیت گیا۔ عجیب و غریب کہانی ہے۔ جس میں جگہ جگہ اخلاقی موتی ٹانک دیئے ہیں۔ مصنفہ حضرت آغا حشر صاحب۔ قیمت ۵/۔

کیوں اور کس طرح

لڑکپن میں ایک زمانہ ایسا آتا ہے کہ بچہ جس چیز کو دیکھتا ہے بار بار پوچھتا ہے کہ یہ کیونکر ہے، کس طرح بنی ہے۔ ماں باپ اس کو جھڑک دیتے ہیں۔ آپ ہرگز ایسا نہ کیجئے۔ اس کی دماغی ترقی کو نہ روکئے۔ بلکہ اس کو یہ کتاب دیجئے۔ اس میں آجکل کے تعلیمی اصول کے مطابق کہانیاں ہیں کہ اس کو اپنے سوالوں کا جواب دینا خود بخود آجائیگا۔ قیمت ۵/

ہمارے نبیؐ

خدا کے پیارے ہمارے نبی محمد مصطفیٰ کی پاک زندگی کی کہانیاں۔ نہایت آسان زبان میں اس کتاب میں آپؐ کے بچپن سے آخر عمر تک کے تمام حالات درج ہیں۔ سب بچے مزے لیکر اسے پڑھتے ہیں۔ چھوٹی سی خوب صورت کتاب ہے۔ اس کے لکھنے والے ہندوستان کے مشہور پروفیسر سید نواب علی صاحب ایم اے۔ ہیں۔ صرف چند کتابیں رہ گئی ہیں۔ فوراً لکھ دیجئے۔ ورنہ دوسری بار چھپنے کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۴/

نبیوں کے قصے

اس کتاب میں خواجہ صاحب نے حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تک تمام نبیوں کے حالات لکھے ہیں۔ کتاب چونکہ خاص طور پر بچوں کے لئے لکھی گئی ہے اسلئے زبان مشکل نہیں۔ مسلمان بچے عام طور پر انبیاء کرام کے حالات سے ناواقف رہتے ہیں کیونکہ ان کے لائق ایسی دلچسپ کتابیں موجود نہیں۔ قیمت ۶/

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]